خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 19 جولائی 2024 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آنحضرت ﷺ کی سیرت کا ذکر جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے غزوہ بنو مصطلق کا مزید ذکر بیان کیا، اس غزوہ میں حضرت ہشام بن سبابہ غلطی سے مسلمان صحابی کے ہاتھ سے شہید ہو گئے، ہشام کے بھائی نے بعد میں اسلام قبول کر لیا اور بعد میں دیت طلب کی، آپ ﷺ نے اسے حضرت اوس سے دیت دلادی، لیکن دیت لینے کے بعد حضرت اوس کو قتل کر دیا، اور بعد میں مرتد ہو کر کفار سے جاملا۔ اس کا یہ عمل جنگ کے اصولوں کے بھی خلاف تھا لہذا آپ ﷺ نے اسے ناحق قتل کے قصاص میں اس کے قتل کا حکم ارشاد فرمایا اور فتح مکہ کے روز ایک صحابی نے اسے قتل کیا۔ اس جنگ میں فرشتوں کی مدد کے متعلق بھی ذکر ملتا ہے۔ حضرت جویریہ بیان کرتی ہیں کہ جب انہوں نے اسلام قبول کیا اور بعد میں آپ ﷺ نے ان سے شادی کر لی تو انہوں نے دیکھا کے مسلمانوں کی تعداد ویسی نہیں جیسی جنگ کے روز تھی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے روز مسلمانوں کو خدائی مدد حاصل تھی۔

مال غنیمت کے متعلق ملتا ہے کہ غنیمت کے اونٹوں کی تعداد ۲ ہزار تھی، بکریوں کی تعداد ۵ ہزار تھی اور قیدیوں کی تعداد ۲۰۰ گھرانوں پر مشتمل تھی۔ بعض مؤرخین کے مطابق قیدیوں کی تعداد ۷۰۰ سے بھی اوپر تھی۔ خمس نکالنے کے بعد قیدیوں اور مال غنیمت کو لوگوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔

بنو مصطلق کے قیدیوں میں ان کے سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی برہ بھی تھیں، جن کا نام آپ ﷺ نے تبدیل کر کے جویریہ رکھ دیا تھا، تقسیم کے دوران وہ حضرت ثابت بن قیس کی سپردگی میں آئیں۔ برہ نے آزادی کیلئے اسکے ساتھ سمجھوتہ کیا، اور اسکے بعد انہوں نے آپ ﷺ سے اس فدیہ کیلئے مالی معاونت طلب کی، آپ ﷺ نے اسے قبیلہ کے سردار کی بیٹی ہونے کی وجہ سے اس قبیلہ میں تبلیغ کا راستہ دیکھتے ہوئے ان کے فدیہ کی رقم ادا کر دی اور انہیں شادی کا پیغام بھیج کر ان سے شادی کر لی۔ صحابہ نے جب یہ دیکھا تو انہوں نے ان کے قبیلہ کے لوگوں کو قید میں رکھنا مناسب نہ سمجھا اور ایک ساتھ ۱۰۰ قیدی بنا کسی فدیہ کے آزاد کر دیئے۔ اس رشتہ اور احسان سے بنو مصطلق بہت جلد اسلام میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔

ایک روایت یہ بھی آتی ہے کہ حضرت جویریہ کے والد یا بھائی ان کی آزادی کیلئے آئے اور آپ ﷺ کی سیرت سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ حضرت جویریہ نے غزوہ بنو مصطلق سے قبل ایک خواب دیکھی کہ چاند یثرب سے چلا ہے اور انکی گود میں آگرا ہے، بعد میں آپ ﷺ سے شادی سے یہ خواب پورا ہو گیا۔

غزوہ سے واپسی پر ایک انصار اور محاجر کے درمیان کسی معاملہ پر اختلاف ہو گیا اور دونوں نے اپنے اپنے لوگوں کو بلا لیا قریب تھا کہ لڑائی بڑھ جائے لیکن آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو انہوں نے آکر انہیں سمجھایا جس سے وہ باز آ گئے۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی جو یہ سب دیکھ رہا تھا نے مدینہ والوں کو بھڑکانے کی کوشش کی اور کہا کہ مدینہ واپس لوٹ کر سب سے عزت والا شخص سب سے ذلیل شخص کو وہاں سے نکال دیگا، جس پر زید بن ارقم نے آپ ﷺ سے یہ بات بیان فرمائی لیکن آپ ﷺ نے بار بار کہا کہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں سننے میں غلطی لگی ہو لیکن انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اپنے

ایسا کہا اور اگر میرا باپ بھی ایسا کہتا تو میں ضرور آپ ﷺ کو بتاتا۔ لوگوں نے حضرت زید کو برا بھلا کہا۔ ادھر ابن ابی نے یہ قسم کھائی کہ اس نے ایسا کچھ نہیں کہا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے وہاں سے واپسی کیلئے کوچ کا حکم دیا۔ اس کی مزید تفصیل انشاء اللہ آئندہ بیان ہو گی۔

آخر میں حضور انور نے ایک شہید اور کچھ مرحومین کا ذکر فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ ،وَنُؤْمِنُ بِہٖ ، وَنَتَوَکَّلُ
عَلَیْہِ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا ،
مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ ، وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ، وَنَشْھَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ، وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ
الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ
تَذَکَّرُوْنَ۔ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ
وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔